سوال

(233) چاند ہوجانے کے بعد قربانی کی اون کاٹنا یا دودھ دھونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کا جانور جو خاص قربانی کےلئے خرید ا جائے اور ذوالحجہ کے چاند میں اس کی اون بالکل صاف کی جائے، یعنی مونڈی جائے تو بہتر ہے یا نہیں، پشم اتارنے میں کوئی حرج ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ترغیب وترہیب میں ہے:

عَن عائِشَةَ قالَت: قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: قال ما عَمِلَ ابنُ آدمَ مِن عَمَلٍ يَومَ النَّحرِ أَحبَّ إلى اللَّهِ مِن إهراقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيُؤتى يَومَ القِيامَةِ بِقرُونِها وَأَشعارِها وَأَظلافِها وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللہ بِمَكانٍ قبل أَن يَقَعَ بِالأَرضِ فيطيبوا بها نفسا۔ (ترغیب وترھیب، ج ۲ ص ۱۵۳)

یعنی وعائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بقر عید کے دن آدم کے بیٹے نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو اور قربانی قیامت کے دن سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی اور خون زمین پر پڑنے سے پہلے خدا کے پاس قبولیت کے مقام میں پہنچ جاتا ہے، پو قربانیوں کے ساتھ دل سے خوش رہو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے بال نہیں کٹانے چاہییں جیسے سینگ وغیرہ کیونکہ قیامت کے دن قربانی ان اشیاء کے ساتھ آئے گی۔ ہاں، اگر قربانی کا جانور بہت مدت پہلے خریدا ہوا ہو اور اون اتنی بڑی ہوگئی ہو کہ جانور کو تکلیف ہو تو پھر کاٹنے میں کوئی حرج نہیں، مگر بقر عید کے دن سے اتنی پہلے کاٹے کہ بقر عید کے دن تک کافی بڑھا جائے تاکہ اس حدیث کے مطابق ہوجائے اس صورت میں کاٹنے سے اس حدیث کی مخالفت نہیں ہوگی اور قربانی کا جانور تکلیف سے بھی محفوظ رہے گا۔

اور جو اون اتاری جائے وہ صدقہ کر دینی چاہیے۔ کیونکہ قربانی کے ذبح ہونے سے پہلے قربانی کی کوئی شے استعمال کرنا شبہ سے خالی نہیں، جو قربانی مکہ معظمہ میں بھیجی جاتی ہے اس کی بابت حدیث میں آیا ہے کہ اگر راستہ میں رہ جائے تو اس کو ذبح کردو اور لوگوں کےلئے چھوڑ دو، تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔ (مشکوٰۃ باب الھدی) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز اللہ کےلیے وقف ہوجائے وہ وقت سے پہلے استعمال نہ کرنی چاہیے۔ ہاں لاچاری کی صورت میں سواری کی اجازت ہے، چنانچہ مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے ارکبھا بالمعروف اذا ألجئت الیھا حتی تجد ظھرا یعنی قربانی کے جانور پر سواری کےلئے مجبور ہوجائے تو سواری کرے حتی کہ اور سواری مل جائے۔

قربانی کا دودھ

اسی بنا پر امام مالک رحمہ اللہ وغیرہم قربانی کے دودھ کی اجازت بھی نہیں دیتے۔ نیل الاوطار: جلد۴ میں ہے:

وَاخْتَلَفُوا أَیضًا فِی اللَّبَنِ إِذَا احْتَلَبَ مِنْهُ شَیْئًا فَعِنْدَ الْعِتْرَةِ وَالشَّافِعِیَّةِ وَالْحَنَفِیَّةِ یَتَصَدَّقُ بِهِ فَإِنْ أَكَلَهُ تَصَدَّقَ بِثَمَنِهِ وَقَالَ مَالِكٌ: لَا یَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهِ فَإِنْ شَرِبَ لَمْ یَغْرَمْ ۔ انتھی ملخصا۔

یعنی قربانی کے دودھ میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ شافعہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ جب کچھ دودھ دوہے تو صدقہ کر دے، اگر کہیں پی گیا تو اس کی قیمت صدقہ کرے۔

امام مالک کہتے ہیں کہ قربانی کا دودھ پینے کی اجازت نہیں، لیکن اگر کوئی شخص پی لے تو اس پر کوئی تاوان نہیں۔

خلاصہ یہ کہ ذبح سے پہلے قربانی کی کوئی شے اپنے استعمال میں نہ لائے، ذبح کے بعد استعمال میں لا سکتا ہے۔ گوشت کھا سکتا ہے، چمڑا استعمال کر سکتا ہے اور اون وگیرہ چمڑے سے علیحدہ کر کے کوئی شے بنانا چاہے بنا سکتا ہے۔ لیکن ان میں سے کسی چیز کو فروخت کر کے پیسے کھانے جائز نہیں، چنانچہ حدیث میں چمڑوں وغیرہ کی فروخت کرنے سے صراحتاً منع فرمایا گیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص594

محدث فتویٰ